فتاویٰ امن پوری (قسط۱۱۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): ارتداد کی کیا شرائط ہیں؟

(جواب): ارتداد کی تین شرائط ہیں۔ان پر اجماع ہے۔

① مسلمان ہو۔یعنی اگر مسلمان کلمہ کفر ادا کرے یا ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے،تو ارتداد لازم آئے گا اور اگر کافر ایسا کرے،تو ارتداد کا حکم نہیں لگے گا۔

﴿وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ﴾(البقرة : ۲۱۷)

”تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائیں اور کفر کی حالت میں انہیں موت آ جائے،تو ان کے اعمال برباد ہیں۔“

یہاں خطاب مسلمانوں سے مرتد ہونے والے لوگوں کو ہے۔

② عاقل ہو۔یعنی اگر کلمہ کفر یا ضروریات دین کا انکار مجنون اور پاگل سے سرزد ہو،تو اس پر ارتداد کا حکم نہیں لگے گا،کیونکہ وہ مرفوع القلم ہے۔

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے؛① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علي بن الجعد :741، وسندهٗ صحيحٌ)

③ جبر واکراہ نہ ہو۔یعنی اگر کلمہ کفر یا ضروریات دین کا انکار کسی کے جبر میں آ کر کرے،تو ارتداد کا حکم نہیں لگے گا، کیونکہ جبر واکراہ کی حالت میں سرزد ہونے والا کوئی عمل شرعاً معتبر نہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾(النَّحل : ١٠٦)

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)،سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔''

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو،اس کو کفر پر مجبور کیا جائے تو وہ کافر نہیں ہوتا۔

سوال:ضروریات دین سے کیا مراد ہے؟

جواب: دین کا وہ مسئلہ، جسے عام وخاص جانتے ہوں اور اس کے دین ہونے پر اجماع واتفاق ہو، اسے ضروریات دین کہتے ہیں۔ اس کا انکار کفر وارتداد ہے، جیسے ختم نبوت، نماز، روزہ اور دیگر ارکان اسلام وغیرہ۔

سوال: کیا مرتد عورت کی سزا بھی قتل ہے؟

(جواب): ہر مرتد کی سزا قتل ہے، خواہ مرد ہو یا عورت۔ عمومی دلائل اور ائمہ کی تصریحات سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

(سوال): زوجین میں سے کوئی کلمہ کفر کہہ دے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): کلمہ کفر کہنے کے فوراً بعد اگر تائب نہ ہو، تو ارتداد لازم آئے گا اور نکاح فسخ ہو جائے گا اور دونوں میں جدائی ہو جائے گی۔

(سوال): شریعت کے منکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): شریعت اسلامیہ کا منکر کافر ہے۔

(سوال): جو شخص مسجد کی توہین کرے اور اس کو گالی دے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مساجد شعائر اللہ ہیں، جانتے بوجھتے اللہ کے گھروں کی توہین کرنا کفر اور ارتداد ہے، لہٰذا جو شخص مساجد کی اہمیت وفضیلت کو جانتے ہوئے بھی انہیں گالی دے، وہ کافر و مرتد ہے۔

(سوال): جو شخص کہے کہ میں شریعت محمدیہ کے بجائے رواج کی بات مانتا ہوں، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے، اگر کہنے والے کی مراد بھی یہی ہے، تو وہ کافر اور مرتد ہے، کیونکہ اس نے رواج کو شریعت کے مقابلہ میں زیادہ بہتر اور لائق اتباع سمجھا ہے۔

(سوال): کیا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول برحق ہے؟ اور اس کے منکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت نزول فرمائیں گے اور زمین میں عدل قائم کریں گے، اس پر قرآن کریم، متواتر احادیث، آثار سلف اور اجماع امت دلیل ہیں، یہ ضروریات دین میں سے ہے، علم ہونے کے بعد اس کا انکار کفر ہے۔

❁ امام، ابوالحسن، علی بن اسماعیل، اشعری رحمہ اللہ (324ھ) اہل سنت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

يُصَدِّقُونَ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ، وَأَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَقْتُلُهٗ .

''اہل سنت دجال کے خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اسے قتل کرنے کی تصدیق کرتے ہیں۔''

(مَقالات الإسلاميّين واختلاف المُصَلّين :1/324)

❁ مزید لکھتے ہیں:

بِكُلِّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِمْ نَقُولُ، وَإِلَيْهِ نَذْهَبُ .

''اہل سنت کے جو اقوال ہم نے ذکر کیے ہیں، ہم بھی ان ہی کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں اور یہی ہمارا مذہب ہے۔''

(مَقالات الإسلاميّين واختلاف المُصَلّين :1/324)

قرآن کریم میں یہ مضمون مختلف طریقوں سے بیان ہوا ہے اور اس کے لئے الگ الگ اسالیب اپنائے گئے ہیں، جن کو سیاق وسباق سے بھی سمجھا جا سکتا ہے اور سلف امت کی تفاسیر نے بھی ان کو کھول کر بیان کر دیا ہے، فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

① ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ، وَّلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (الزُّخرف: ٦١-٦٢)

''(اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ) یقیناً عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں، اس کے وقوع میں شک نہ کرو، میرا اتباع کرو، یہی سیدھا راستہ ہے، کہیں شیطان تمہیں اس

راستے سے نہ روک دے، یہ تمہارا واضح دشمن ہے۔''

❀ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں:

خُرُوجُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''اس سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا خروج ہے۔''

(صحيح ابن حبان : 6878، مسند الإمام أحمد : 318/1، المستدرك للحاكم : 254/2، ح : 3003، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ اس کے راوی ابورزین اور ابویحییٰ مصدع کو حافظ ابنِ حجر نے ثقہ قرار دیا ہے۔

(موافق الخُبر الخَبَر : 174/2)

❀ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾(الزخرف :61)، قَالَ : هُوَ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''وہ قیامت کی نشانی ہیں۔'' اس کی تفسیر قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔''

(مسند الإمام أحمد :317/1، المُعجم الكبير للطّبراني : 12740، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6817) نے صحیح، امام حاکم رحمہ اللہ (254/2) نے صحیح الاسناد اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

✿ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

(لُباب النّقول ص 189)

✿ علامہ شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ .

''نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔''

(فتح القدير : 616/1)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ . ''اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔''

(تفسير الطّبري : 632/20، وسندهٗ حسنٌ، هجر)

❁ امام قتادہ رحمہ اللہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ .

''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔''

(تفسير الطّبري : 633/20، وسندهٗ حسنٌ، هجر)

❁ اسماعیل بن ابی کریمہ سدی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''یہاں سے مراد قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کا خروج (ظہور ونزول) ہے۔''

(تفسير الطّبري : 633/20، وسندهٗ حسنٌ، هجر)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ﴿وَإِنَّهٗ﴾ کی ضمیر کے مرجع کے متعلق لکھتے ہیں:

بَلِ الصَّحِيحُ أَنَّهٗ عَائِدٌ عَلٰى عِيسٰى، فَإِنَّ السِّيَاقَ فِي ذِكْرِهٖ، ثُمَّ الْمُرَادُ بِذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے، کیونکہ سیاق میں آپ ہی کا ذکر ہے، پھر اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے قبل نزول ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 530/5)

اس مفہوم وتفسیر کی تائید احادیث صحیحہ سے بھی ہوئی ہے، مثلاً؛

❁ سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، آپ نے پوچھا: کیا مذاکرہ چل رہا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نزول عیسیٰ، یاجوج ماجوج کا خروج، تین مقامات سے خسف (زمین کا نیچے دھنس جانا)، مشرق کا خسف، مغرب کا خسف، جزیرہ عرب کا خسف اور ان سب سے آخری نشانی یہ ہے کہ یمن سے آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک لائے گی۔'' (صحيح مسلم :2901)

یہ حدیث نص ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام زمین پر امام عادل اور قاضی منصف کی حیثیت نہ اتر جائیں، آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر اور بندر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیا جائے گا اور سجدہ صرف اللہ رب العالمین کو ہی ہوگا۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 1342، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو لَا بَأْسَ بِهٖ کہا ہے۔

(فتح الباري : 491/6)

ان دو احادیث سے آیت کا مطلب واضح ہو جاتا ہے، اس پر نبی اکرم ﷺ، ترجمانِ قرآن سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما، قتادہ اور سدی رحمہ اللہ کی تصریحات تو سونے پہ سہاگہ ہیں۔

② اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿بِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا، وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا، بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا، وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ .

(النساء : 156-159)

''یہ سزا ان کے کفر کے باعث اور مریم (علیہا السلام) پر بہت بڑے بہتان باندھنے کے باعث اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسی ابن مریم کو قتل کر دیا ہے، حالانکہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل نہیں کیا، نہ ہی وہ آپ کو سولی دے سکے ہیں، بلکہ ان کو شبہ ڈال دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے اس پھانسی کے واقعہ میں اختلاف کیا ہے، وہ لوگ شک میں مبتلا ہیں، ان کو کوئی علم نہیں، سوائے ظن کی پیروی کے، انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے، یقیناً یہود و نصاریٰ عیسیٰ کی وفات سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے

اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔“

﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ میں ”ہ“ ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

❁ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ يَهُودِيًّا وَقَعَ مِنْ فَوْقِ هٰذَا الْبَيْتِ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِهٖ، يَعْنِي : بِعِيسٰى .

”اگر کوئی یہودی اس گھر کی چھت کے اوپر بھی ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے قبل فوت نہ ہوگا۔“ (تفسير الطّبري : 669/7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِعِيسٰى .

”یہودیوں میں سے اس وقت تک کوئی آدمی وفات نہیں پائے گا، جب تک کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئے۔“

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 513/47، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام طبری رحمہ اللہ (310ھ) فرماتے ہیں:

تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے، پھر دجال کو قتل کریں گے۔“

(تفسير الطّبري : 291/3)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

''یہ تمام الفاظ رسول اللہ ﷺ سے صحیح مسلم میں اور بعض بخاری میں ثابت ہیں، اس سلسلہ میں صحیح احادیث کثرت سے موجود ہیں، سلف صالحین بچوں کو دجال کی احادیث حفظ کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے، تا کہ یہ ان کے دلوں میں راسخ ہو جائیں اور آنے والی نسلوں تک پہنچتی رہیں۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات :185/1)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخْبَرَ بِنُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِمَامًا عَادِلًا وَّحَكَمًا مُّقْسِطًا .

''رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث مروی ہیں، جن میں آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ قیامت سے پہلے امامِ عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے آئیں گے۔

(تفسير ابن كثير : 530/5، 236/7)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذِهٖ أَحَادِيثُ مُتَوَاتِرَةٌ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ ﷺ سے یہ احادیث متواتر ہیں۔''

(تفسير ابنِ كثير : 423/2)

مشہور نحوی اور مفسر ابو حیان اندلسی رحمہ اللہ (745ھ) کہتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى مَا تَضَمَّنَهُ الْحَدِيثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ أَنَّ عِيسٰى

عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَاءِ حَيٌّ وَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .

''متواتر حدیث کی رو سے امت کا اجماع ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں، آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔''

(البَحر المُحيط : 473/2)

سوال: نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت دلالت کناں ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی اور آخری رسول ہیں، آپ کی شریعت اور امت بھی آخری ہے، آپ ﷺ کی آمد کے بعد وحی اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، اب صرف قیامت ہی آئے گی، کوئی نبی یا رسول پیدا نہیں ہوگا۔ اس اجماعی واتفاقی عقیدہ کے برخلاف جو بھی کسی معنی میں نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے، وہ کافر اور مرتد ہے، ایسا شخص جھوٹا ہے، اس سے اپنے دعوئ نبوت پر دلیل نہیں مانگی جائے گی، کیونکہ اس کا دعویٰ ہی اس کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے، اس کے کافر اور مرتد ہونے پر بھی امت کا اجماع ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ .

''آخری زمانہ میں چند دجال اور کذاب ہوں گے، جو ایسی ایسی احادیث لے

کرآئیں گے، جو آپ نے سنی ہوں گی، نہ آپ کے آباء و اجداد نے، خود کو ان سے بچا کر رکھیے گا، کہیں وہ آپ کو گمراہ نہ کر دیں اور فتنے کا شکار نہ کر دیں۔''

(صحیح مسلم : 7)

❀ قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

''اسی طرح جو شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں یا اس کے بعد نبوت میں کسی کو شریک قرار دے، وہ کافر ہے۔ یہود کا عیسویہ فرقہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت خطۂ عرب کے ساتھ خاص ہے۔ فرقہ خرمیہ کہتا ہے کہ رسول متواتر آتے رہیں گے۔ روافض کی اکثریت کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی رسالت میں شریک ہیں، اسی طرح ان کے نزدیک ان کا ہر امام نبوت و حجت میں نبی کریم ﷺ کے قائم مقام ہے۔ بزیغیہ اور بیانیہ فرقے بزیغ اور بیان نامی اشخاص کی نبوت کے قائل ہیں یہ سب لوگ کافر ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے خود نبوت کا دعوی کیا یا فلاسفہ اور غالی صوفیوں کی طرح دل کی صفائی سے نبوت کے اکتساب اور نبوت کے مرتبہ تک پہنچنے کو جائز سمجھا، وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو نبوت کا مدعی نہ ہو مگر خود پر وحی کے نزول کا دعوی کرتا ہو، یا کہتا ہو کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے، جنت میں داخل ہوتا ہے اور اس کے پھل کھاتا ہے اور حور عین سے معانقہ کرتا ہے، اس قسم کے نظریات رکھنے والے تمام لوگ کافر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں، حدیث میں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہیں۔ یہ کلام اپنے ظاہری معنی پر محمول ہوگا، اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص کی

گنجائش نہیں۔ پس مذکورہ بالا فرقوں کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اجماع اور قرآن وسنت کے دلائل سے یہ لوگ دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔''

(الشِّفا بتعريف حقوق المُصطفٰی : 285/2، 286)

(سوال): کیا کفر کے بعد بھی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟

(جواب): توبہ کا دروازہ آخری دم تک کھلا ہے۔

(سوال): جو شخص مصحف قرآنی کو از راہِ تمسخر پھینکے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مصحف قرآنی کو تمسخر اور توہین کے ارادے سے پھینکنا کفر ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے قرآن کا استخفاف کیا یا قرآن کے کسی جزو کی تحقیر کی یا مصحفِ قرآنی کی اہانت کی یا اسے گندگی میں پھینکا......تو وہ کافر ہے۔''

(المَجموع شرح المهذّب : 170/2)

(سوال): جس نے یہ کہا کہ ''خدا اور قرآن سے فیض نہیں ہوتا۔'' اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے، اگر یہ شخص توبہ نہ کرے، تو مرتد ہے۔

(سوال): جس نے قرآن، حدیث اور فقہ کو شیطانی کتابیں کہا، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے، اگر توبہ نہ کرے، تو ارتداد لازم آئے گا۔

(سوال): مشرکین کے نابالغ بچوں کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مشرکین کے نابالغ بچے فوت ہو جائیں، تو وہ کہاں ہوں گے، جنت میں یا جہنم میں؟ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دس اقوال ذکر کیے ہیں۔

(فتح الباري : 246/3-247)

راجح، محقق اور کتاب وسنت سے مؤید قول کے مطابق وہ جنت میں ہوں گے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾(بني إسرائيل : ١٥)

''ہم (کسی قوم کو) تب تک عذاب نہیں دیتے، جب تک (ان میں) رسول مبعوث نہ کردیں۔''

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَتَوَجَّهُ عَلَى الْمَوْلُودِ التَّكْلِيفُ وَيَلْزَمُهُ قَوْلُ الرَّسُولِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا، مکلّف نہیں بنتا اور نہ اس کے لیے قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

(شرح مسلم : 208/16)

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾(التّكوير : ٩) ''کس گناہ کی پاداش میں اسے قتل کیا گیا؟'' تفسیر میں فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ بَيِّنٌ عَلٰى أَنَّ أَطْفَالَ الْمُشْرِكِينَ لَا يُعَذَّبُونَ، وَعَلٰى أَنَّ التَّعْذِيبَ لَا يُسْتَحَقُّ إِلَّا بِذَنْبٍ .

''اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ مشرکین کے نابالغ بچوں کو عذاب نہیں ہوگا، نیز دلیل ہے کہ عذاب گناہ کی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 234/19)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ

يُمَجِّسَانِهِ .

''پیدائش کے وقت ہر بچہ فطرت اسلام پر ہوتا ہے، پھر والدین اسے یہودی بنا دیں یا عیسائی یا مجوسی۔''

(صحيح البخاري : 1385 ، صحيح مسلم : 2658)

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلصَّحِيحُ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُحَقِّقُونَ أَنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

''راجح مؤقف یہ ہے، جو محققین نے اختیار کیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے بچے جنت میں ہیں۔''

(شرح مسلم : 208/16)

(سوال): اذان کو سانپ کی آواز سے تشبیہ دینے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اذان شعائر اللہ ہے اور شعائر اللہ کی توہین کفر ہے، لہٰذا اذان کو سانپ کی آواز سے تشبیہ دینے والا کفر وارتداد کا مرتکب ہے۔

(سوال): ''مجھے اسلام کی ضرورت نہیں۔'' یہ کلمہ کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کفریہ جملہ ہے، یہ کلمہ کہنے والا اگر توبہ نہ کرے، تو کافر و مرتد ہو جائے گا۔

(سوال): ''مجھے خدا اور سول سے کچھ واسطہ نہیں۔'' کہنا موجبِ کفر ہے یا نہیں؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے، جو تائب نہ ہو، وہ مرتد ہے۔

(سوال): اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ!) ''بڈھا'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اللہ تعالیٰ کے لیے توہین آمیز کلمہ ''بڈھا'' کہنا کفر ہے، اگر کوئی شخص تائب نہ ہو، تو اس پر ارتداد کا حکم لگے گا اور اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ اسلامی ریاست کا شرعی

وقانونی فریضہ ہے۔

(سوال): ایک جاہل شخص نے کہا کہ ''جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے، تو ایمان بھی مرگیا۔'' کیا یہ کلمہ موجب کفر ہے؟

(جواب): یہ جہالت پر مبنی کلمہ ہے، جب تک یہ کلمہ بولنے والے سے استفسار نہ کرلیا جائے، کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ بہرحال اس کے کلمات جہالت پر مبنی ہیں۔

(سوال): ایک شخص نے کسی بے نمازی کو نماز کی دعوت دی، تو اس نے جواب دیا کہ ''جاؤ جاؤ، تم ہی بڑے نمازی ہو، تم ہی جنت کو جانا، ہم دوزخ ہی میں رہیں گے۔'' یہ جملہ بولنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بلاشبہ یہ کلمہ کفر ہے، ایسا شخص اگر تائب نہیں ہوتا، تو مرتد ہے اور واجب القتل ہے، جو کہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔

(سوال): رسول اللہ ﷺ کو واضح گالی دینے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): رسول اللہ ﷺ کا احترام ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، آپ ﷺ کے متعلق توہین آمیز کلمات کہنا یا آپ کو گالی دینا کفر ہے، ایسا شخص اگر فوراً تائب نہ ہو، تو مرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ ریاست اسلامیہ کا مذہبی فریضہ ہے، کسی عام مسلمان کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔

(سوال): جنت اور جہنم کے منکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جنت اور جہنم دونوں وجود میں آ چکی ہیں۔ جنت نیکوکاروں کے لیے اور جہنم گناہ گاروں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ یہ ہمیشہ باقی رہیں گی، کبھی فنا نہ ہوں گی۔ اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور کفار ہمیشہ

جہنم میں رہیں گے۔اس پرقرآن،احادیث متواتراوراجماع سلف دلیل ہیں۔

یہ ضروریات دین میں سے ہے،لہٰذااس کا منکر کافر،ملحداورمرتد ہے۔

سوال: تناسخ ارواح کا عقیدہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کفار کا نظریہ ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاتا ہے،تو اس نے اپنی زندگی میں جیسے اعمال کیے ہوتے ہیں،اس کی روح کو انہی اعمال کے مطابق اچھے یا برے جسم میں ڈال دیا جاتا ہےاور وہ دوبارہ زندہ ہو کرآتا ہے،اسی طرح بار بار وہ مرتا رہتا ہےاور دوبارہ زندہ ہوتا رہتا ہے۔ وہ پچھلے جنم میں جیسے اعمال کرتا ہے، بدلے میں اس کی روح کو اسی مطابق جسم میں ڈال دیا جاتا ہے۔اسے عقیدہ تناسخ ارواح کہتے ہیں۔ یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے ایک بار موت دے دیتا ہے، پھر اسے دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ﴾(الزّمر: 42)

''اللہ موت کے وقت جانوں کو قبض کر لیتا ہےاور جن پر موت نہیں آئی،ان کو نیند میں قبض کر لیتا ہے۔ پھر سوئے ہوؤں میں سے جس پر موت کا فیصلہ کر دے،اس کی جان کو روک لیتا ہے،اور جس پر موت کا فیصلہ نہیں کیا،اس کو ایک مقرر وقت کے بعد جسم میں لوٹا دیتا ہے۔اس میں تفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔''

سوال: اپنے پیر کو خدا کہنے اور سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرح پکارنا اور اللہ تعالیٰ ہی سمجھنا کفر والحاد ہے، ایسا شخص تائب نہ ہو، تو بدترین مرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جو عدالت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

(سوال): دین اسلام کے متعلق بیہودہ اور فحش کلام کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ہوش وحواس میں اور جانتے بوجھتے اسلام کے بارے میں بیہودہ اور فحش گفتگو کرنے والا صریح کفر کا مرتکب ہے اور استفسار کے باوجود توبہ نہ کرنے والا مرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے۔

(سوال): کیا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے؟

(جواب): بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔

(سوال): ''میں مسائل شرعیہ سے انحراف کرتا ہوں۔'' یہ جملہ بولنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کفریہ کلمہ ہے، ایسے شخص اگر توبہ نہ کرے اور بغیر تاویل کیے اس پر قائم رہے، تو اس پر کفر وارتداد کا حکم لگے گا۔

(سوال): کسی نبی پر سب وشتم کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ہر نبی کی تعظیم ضروری ہے، جس نے کسی نبی پر سب وشتم کیا، وہ کافر ہے اور اگر تائب نہ ہو، تو مرتد ہے، جس کی سزا قتل ہے۔

❀ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْأَئِمَّةُ عَلٰی أَنْ مَنْ سَبَّ نَبِیًّا قُتِلَ .

''ائمہ کا اتفاق ہے کہ جس نے کسی نبی کو سب وشتم کیا، اس کی سزا قتل ہے۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 123/35)

(سوال): یہ کہنا کہ ''خدا مر گیا، اب نماز کس کی پڑھیں۔'' کلمہ کفر ہے یا نہیں؟

(جواب): یقیناً یہ کلمہ کفر ہے، ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے اور بغیر تاویل اس جملہ پر قائم رہے، تو وہ مرتد ہے۔

(سوال): جو شخص کہے کہ ''روزہ بھوکوں کے لیے ہے، جس کے گھر اناج نہ ہو، ہم روزہ نہیں رکھتے، کیونکہ ہمارے گھر بہت اناج ہے۔'' کیا یہ کفر ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے، ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے، تو مرتد ہے، کیونکہ یہ خود کو روزہ کی فرضیت سے بے نیاز خیال کرتا ہے۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ ''شراب اور بھنگ کو کون حرام کہتا ہے، یہ تو پیغمبروں نے پی ہے۔'' ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کفریہ جملہ ہے، ایسے شخص پر اس کے کلمات پیش کیے جائیں گے، اگر وہ ان پر قائم ہے، تو ارتداد لازم آئے گا، کیونکہ اس نے ایک تو انبیائے کرام پر جھوٹ بولا ہے اور دوسرا ان کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔

(سوال): ''میرے جسم میں جب تک طاقت ہے، خدا اور رسول کو کچھ نہیں سمجھتا۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کفریہ جملہ ہے، اگر تائب نہ ہو، تو مرتد ہو جائے گا۔

(سوال): خدا کو (نعوذ باللہ) مرغ اور آدمی کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا شخص کافر ہے۔

(سوال): والدین اور اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بلاشبہ والدین کی شان وعظمت بہت ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے، ان کی گستاخی گناہ کبیرہ اور جرم عظیم ہے، مگر اس سے کفر لازم نہیں آتا۔ البتہ اللہ

تعالیٰ کی گستاخی موجبِ کفر ہے۔

(سوال): معراج النبی ﷺ کے منکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جانتے بوجھتے بغیر تاویل کے معراج کا منکر کافر ہے، کیونکہ معراج کے حق ہونے پر قرآن وحدیث اورامت کا اجماع دلیل ہیں۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مِنْ عَقْدِ أَئِمَّةِ السُّنَّةِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ أَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِجَ بِهٖ إِلَى السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى .

''ائمہ سلف اور خلف کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو آسمانوں سے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک معراج کرائی گئی۔'' (العُلو للعَلِي الغَفّار، ص 102)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کو معراج والی رات آسمانوں سے اوپر لے جایا گیا، یہ آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔ اس پر قرآن کریم اور متواتر احادیث دلیل ہیں۔ جس کے پاس سنت کا معمولی سا علم بھی ہو، وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اس کا انکار زندیق ہی کر سکتا ہے۔ منکرین معراج کی دلیل بس یہی ہے کہ (ایک ہی رات میں اتنا سفر کرنا) ممکن نہیں۔ حالاں کہ اس اعتراض سے دلائل کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ اس سے ضروریات دین کو جھٹلایا جا سکتا ہے۔ ورنہ تو دلائل سے ثابت کسی بھی واقعہ کو رد کرنے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے وقوع پذیر ہونے کو ناممکن قرار دے دیا جائے، جبکہ یہ بات عقل اور نقل کے ہی خلاف ہے۔''

(إرشاد الثِّقات إلى اتِّفاق الشّرائع، ص 58)